شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہ
بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اسلام میں آنکھوں کی اہمیت

اکابرین کے پرانے مسودات کی تلاش میں یہ تحریر سامنے آئی جو کسی ادارہ یا شخص کی فرمائش پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی ہدایات کی روشنی میں یا خود حضرت قدس سرہ سے املاء کروا کر مرتب کی گئی جس کی اہمیت ہر طور پر مسلم ہے افادیت عامہ کے لئے اسے شریک اشاعت کیا جارہا ہے۔۔۔۔۔۔۔ (ادارہ)

انسان اللہ تعالیٰ کے ان بے شمار نعمتوں میں گھرا ہوا ہے کہ اگر سب انسان مل کر انکو شمار کرنا چاہیں تو یہ شمار میں نہیں آسکتیں۔ وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها۔ انسان کا اپنا وجود عالم اکبر کا ایک نمونہ ہے۔ اسکے ہر ایک عضو اور رگ وریشہ میں غیر متناہی ولاتعداد انعامات مستور ہیں۔ ان انعامات میں ''آنکھ'' کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

آنکھ کی اہمیت: آنکھ وہ نعمت خداوندی ہے جو انسان کے ''ماوراء مشاعر'' تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ اسی آنکھ کے ذریعہ انسان کائنات عالم کا مطالعہ کر کے اللہ کے حسن کارکردگی کے حسین مناظر سے بہرور ہو کر ذات خداوندی کا اقرار کر لیتا ہے' اسی آنکھ سے انسان گزرے ہوئے اقوام کے آثار ونشانات کو دیکھ کر سبق حاصل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں ان حقائق اور واقعات کو دیکھنے کا بار بار حکم ہو رہا ہے:

وفی انفسکم افلا تبصرون ذاریات

''اور خود تمہارے وجود میں بھی نشانیاں ہیں۔ کیا پھر بھی تم نہیں دیکھتے۔''

آنکھ کی اہمیت اس سے واضح ہوتی ہے کہ سورۃ بلد میں خداوند قدوس انسانی غفلت اور جہالت پر تنبیہ کے لئے چند انعامات کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ کہ میری ان نعمتوں میں سوچ وفکر سے انسان میری قدرت کا اندازہ لگا سکتا ہے ان انعامات میں سب سے پہلے آنکھ کا تذکرہ ہو رہا ہے۔

الم نجعل له عینین (سورۃ البلد پ۳۰۔ آیت ۸) ''کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دی ہیں۔''

آنکھ کی حفاظت کا انوکھا طریقہ: اگرچہ انسانی بدن میں دل ودماغ جیسے عظیم انعامات موجود تھے۔ لیکن آنکھوں کی وضع اور ذریعہ حفاظت میں کمال قدرت کی وجہ سے اس کا تذکرہ سب سے مقدم فرمایا۔ آنکھ ایک نازک ترین عضو ہے۔ اس کی حفاظت میں یہ نرالا انداز اختیار کیا گیا ہے۔ کہ اس کے اوپر ایسے پردے ڈال دیئے جو خود کار مشین (Automatic) کی طرح جب بھی کوئی نقصان دہ چیز سامنے دکھائی دے تو خود بخود بغیر کسی اختیار کے بند ہو جاتی ہیں

پھران پردوں کے اوپر پلکوں کے بال کھڑے کردیئے کہ گرد وغبار کو روک لیں اسلئے اوپر بھنوؤں کے بال رکھے تا کہ اوپر سے آنے والی چیز براہ راست آنکھ میں نہ لگے۔ اور پھر چہرے کے اندر اس طرح فٹ کیا گیا کہ اوپر نیچے سخت حفاظتی ہڈی ہے تا کہ اگر کہیں یہ انسان چہرے کے بل گرے یا اسکے چہرے پر کوئی چیز آپڑے تو اوپر نیچے کی یہ ہڈیاں بچالیں۔

دائمی کامیابی پر آنکھ کا اثر: اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کی اصل کامیابی اخروی کامیابی ہے۔ اس دائمی کامیابی کے راز جب انسان پر کھلتے ہیں' اس میں آنکھ کا بہت دخل ہے۔ ہدایت وراہ یابی میں انسان بصارت سے گزر کر بصیرت تک پہنچتا ہے۔ گویا بصیرت قلبی جو انسانی ہدایت کا کرشمہ ہے۔ اس کا واسطہ اور ذریعہ بصارت عینی ہے' جن لوگوں نے بصارت سے کام لیا تو وہ بصیرت سے روشناس ہوئے اور جن لوگوں نے بصارت کو ضائع کیا وہ بصیرت سے بھی محروم رہے۔ جیسا کہ کفار کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم ۔ (سورۃ البقرۃ۔ آیت ۷)

''اوران کی آنکھوں پر پردہ ہے' اوران کے لئے سزا بڑی ہے۔''

ایک دوسری جگہ اس عظیم نعمت کو معطل کرنے والوں کے متعلق فرمایا۔

ولھم اعین لایبصرون بھا اولئک کالانعام بل ھم اضل ۔ (سورۃ اعراف' آیت ۱۷۹)

''ان کی آنکھیں ہیں لیکن اس سے دیکھتے نہیں''

آخرت میں آنکھ سے محرومی سزا ہے: شاید اسی اہمیت کے پیش نظر روز محشر میں دین سے اعراض کرنے والوں کیلئے اولین سزا اس نعمت عظمیٰ سے محرومی ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی (سورۃ طہ آیت ۱۲۴) ''اور ہم اس کو اندھا کر کے قبر سے اٹھائیں گے''

دنیا میں آنکھ سے محروم ہونے والے قابل رحم ہیں: لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دنیا میں کسی نابینا سے دشمنی رکھی جائے۔ اور اسکو مورد عتاب سمجھے بلکہ دنیا میں آنکھ سے محروم کو قابل رحم قرار دیا ہے۔ نابینا سے تعاون اور اس سے ہمدردی' نیکی شمار کی گئی ہے' بلکہ اللہ کے دربار میں نابینا کو بہت عزت کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتومؓ کا واقعہ درمنشور میں نقل کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ دربار نبوت میں روساء قریش مل کر بیٹھے ہوئے تھے' آپ ان لوگوں کو تبلیغ فرمارہے تھے۔ اچانک اسی محفل میں عبداللہ ابن ام مکتوم یہ نابینا صحابی آئے۔ اس نے کچھ پوچھا۔ یہ قطع کلام آپ کو اس وقت ناگوار گزرا۔ اور آپ ﷺ نے اس کی طرف التفات نہیں کی۔ اسی ناگواری کی وجہ سے آپ چیں بہ جبیں ہوئے' اللہ نے اس کے متعلق وحی اتار کر فرمایا:

عبس وتولی ان جاءہ الاعمی (سورہ عبس آیت ۱۔۲)

''آپ چیں بہ جبیں ہوئے اور متوجہ نہ ہوئے' اس بات سے کہ اس کے پاس اندھا آیا''

حدیث میں ہے کہ اسکے بعد جب بھی یہ نابینا صحابی آپؐ کے پاس آتے تو آپؐ بڑی خاطر کرتے تھے۔ (بقیہ صفحہ ۴۷ پر)